



سوال

(315) دو طلاقوں کے بعد رجوع کا مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عبداللہ سردار نے اپنی بی بی کو بوجہ اس کے اعراض و نشوز کے لکھ کر طلاق بائن دے دیا تھا، بعدہ بوقت نکاح ثانی مجلس نکاح میں پھر دوبارہ زبانی طلاق دے دی تھی اور مدت ڈیڑھ برس کی گزر گئی ہے، اس بنا پر وہ بی بی دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اور اس انقضائے پر عبداللہ سردار پر وہ بی بی حرام ہو گئی ہے یا حلال ہے اور عبداللہ سردار بلا تجدید نکاح اس بی بی کو جبراً لپٹنے تحت میں لاسکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ عبداللہ سردار نے اپنی بی بی کو صرف دو بار طلاق دی، پہلی بار لکھ کر، دوسری بار زبانی اور سوال سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ دوسری طلاق پہلی طلاق کی عدت کے اندر دی یا عدت کے بعد دی اور اگر عدت کے بعد دی تو نکاح ثانی کے قبل یا نکاح ثانی کے بعد دی؟ پس اگر عبداللہ سردار نے اپنی بی بی کو فی الواقع دو ہی طلاق دے دی ہو اور دوسری طلاق پہلی طلاق کی عدت گزر جانے اور اس بی بی سے نکاح ثانی کرنے کے بعد دی ہو تو اس صورت میں اگر طلاق ثانی کی عدت نہ گزری ہو تو عبداللہ سردار اپنی بی بی کو بلا تجدید نکاح صرف رجعت کر کے اپنے تحت لاسکتے ہیں، اس میں بی بی کی رضا مندی کی ضرورت نہیں ہے، مگر شرط یہ ہے کہ اس رجعت سے اصلاح کی نیت ہو، یعنی بی بی کو کبھی طرح رکھنے کی نیت ہو، ایذا اور تکلیف پہنچانے کی نیت نہ ہو۔

وَبُؤْتُنَّ إِحْسَنَ بَرٍّ يَدْرِي فِي ذَلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا ... ۲۲۸ ... سورة البقرة

"اور ان کے خاوند اس مدت میں انھیں واپس لینے کے زیادہ حق دار ہیں، اگر وہ (معاہدہ) درست کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں"

اگر طلاق ثانی کی عدت گزر چکی ہو تو اس بی بی کو اختیار ہے، چاہے دوسرے مرد سے نکاح کرے، چاہے عبداللہ سردار سے کرے۔ الغرض اس میں بی بی کی رضا مندی کی ضرورت ہے۔ جس سے راضی ہو، اس سے نکاح کر سکتی ہے، اس پر کسی کا جبر نہیں پہنچتا۔

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَمِّرُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَلَا تَجْسُوهُنَّ مِمَّا زَوَّجْتُمُوهُنَّ وَأَنتُمْ لَا تَحِلُّ لَهَا فَتُكَلِّمَ نَفْسَهُ ... سورة البقرة ۲۳۱ ...

"اور جب تم عورتوں کو طلاق دو، پس وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انھیں اچھے طریقے سے رکھ لو، یا انھیں اچھے طریقے سے چھوڑ دو اور انھیں تکلیف دینے کے لیے نہ روکے رکھو، تاکہ ان پر



زیادتی کرو اور جو ایسا کرے، سو بلاشبہ اس نے اپنی جان پر ظلم کیا"

صرف ڈیڑھ برس گزر جانے سے نہیں کہا جاسکتا کہ عدت گزر گئی یا نہیں؟ اس کو ٹھیک طور پر دریافت کر لیا جائے، اس لیے کہ عورتیں مختلف قسموں کی ہوتی ہیں، لہذا ان کی عدتیں بھی مختلف ہیں۔ واضح ہو کہ جواب جو لکھا ہے، یہ سوال کے اس مطلب کا جواب ہے جو سوال سے ظاہر ہوتا ہے اور اگر سوال کا کچھ اور مطلب ہو تو اس جواب کو اس مطلب کا جواب نہ سمجھیں۔ فقط۔ کتبہ: محمد عبداللہ (فی دہلی)

حدا مامعذی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والنخلع، صفحہ: 515

محدث فتویٰ